وفاق کے ایک تاریخی اجلاس کی کارروائی

شعبان ۱۴۰۱ھ کو وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی طرف سے ملک بھر کے ارباب مدارس اور ذمہ دار علماء کا ایک عظیم الشان اجلاس جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن میں بلایا گیا اس غیر معمولی اجلاس میں ملک بھر سے ایک ہزار علماء نے شرکت فرمائی، حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰن صاحب رحمہ اللہ نے اس اجلاس میں خطبہ استقبالیہ پیش فرمایا تھا، ذیل میں اس اجلاس کی مختصر کارروائی اور مفتی صاحب رحمہ اللہ کا خطبہ استقبالیہ وفاق المدارس میں اکابر کی غیر مطبوعہ تحریروں کے محفوظ ریکارڈ سے قارئین "الوفاق" کے لیے پیش کیا جاتا ہے۔ (ادارہ)

وفاق المدارس العربیہ پاکستان جو اہل حق کے دینی مدارس کی ملک گیر وقیع تنظیم ہے اور ملک کے اکناف واطراف میں دینی تعلیم کی ترویج واشاعت کے لیے کوشاں ہے۔ ایک عرصہ سے مدارس عربیہ کی باہمی تنظیم، نصاب کی یکسانیت اور امتحان کے حُسن انتظام کے لیے سرگرم عمل ہے۔

وفاق المدارس العربیہ کے بیس سالہ دور میں وقت کے جید اکابر علماء اس کی عاملہ میں شامل رہے ہیں جن میں حضرت مولانا خیر محمد صاحبؒ جالندھری، مولانا شمس الحق صاحب افغانی مدظلہ، مولانا مفتی محمد شفیعؒ صاحب، مولانا احتشام الحق صاحبؒ تھانوی، علامہ سید محمد یوسف صاحبؒ بنوری، مفکر اسلام مولانا مفتی محمود صاحبؒ اور مولانا عبدالحق صاحب مدظلہ، اکوڑہ خٹک خاص طور سے نمایاں ہیں آج بھی ملک کے ممتاز ترین علماء وصلحاء اس تنظیم سے منسلک ہیں، حضرت مولانا محمد ادریس صاحب میرٹھی، استاذ جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی صدر اور جامعہ فاروقیہ کراچی کے مہتمم وشیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب ناظم اعلیٰ کے مناصب پر فائز ہیں۔ جبکہ جامعہ قاسم العلوم ملتان کے مفتی مولانا محمد انور شاہ صاحب نظامت کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ ضرورت محسوس کی جارہی تھی کہ بڑے پیمانے پر ملک کے تمام علماء اور مدارس کے مہتمم حضرات کا اجتماع منعقد کیا جائے۔

لہٰذا طے کیا گیا کہ وفاق المدارس کے عام اجلاس ملک کے مختلف علاقوں اور صوبوں میں منعقد کیے جائیں، بہ ایں وجہ موجودہ اجلاس کی اہمیت کے پیش نظر کراچی جیسے مرکزی شہر کا انتخاب کیا گیا ہے۔ چنانچہ ۱۱، ۱۲، ۱۳ شعبان ۱۴۰۱ھ مطابق ۱۴، ۱۵، ۱۶ جون ۱۹۸۱ء کو جامعۃ العلوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی میں ایک عظیم سہ روزہ اجتماع منعقد کیا گیا، پاکستان کے دینی مدارس کے نمائندہ علماء کا یہ وقیع اجتماع انتظام وانصرام اور مقاصد کے لحاظ سے انتہائی کامیاب ثابت ہوا۔ سہ روزہ کارروائی بہت تفصیلی ہے مختصر کارروائی پیش خدمت ہے۔

اس سہ روزہ اجتماع میں کل چھ نشستیں منعقد ہوئیں جس میں ملک کے چاروں صوبوں سے تقریباً ایک ہزار مقتدر علماء، دینی مدارس کے مہتمم حضرات، ملک کے اہم مساجد کے خطباء اور دینی جرائد کے مدیران گرامی نے شرکت فرمائی۔

اجتماع کی میزبانی کا شرف جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کے حصے میں آیا، جامعہ کی وسیع وعریض مسجد اور کمرے برائے اجلاس وقیام وقف تھے۔ جب کہ طلباء کی کثیر تعداد نے مندوبین کے آرام وآسائش میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں رکھا۔ بہترین نظم ونسق

اور اعلیٰ خدمت پر کارکنان جامعہ اور خصوصاً رئیس الجامعہ حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰن صاحب مستحق صد تبریک ہیں۔

اجلاس کی مختلف نشستوں میں وفاق کی تنظیم، استحکام، وسعت اور طریق کار کے سلسلہ میں غور وخوض کیا گیا۔ وفاق المدارس سے ملحق مدارس کے مسائل زیر بحث آئے۔ تمام ملک میں دینی مدارس کے نصاب کی یکسانیت اور امتحانات کی بہتری کے لیے مختلف پروگرام تشکیل دیئے گئے حکومت کی تشکیل کردہ "کمیٹی برائے دینی مدارس" کی تجاویز اور حکومت سے زکوٰۃ کی مد میں امداد لینے یا نہ لینے پر بحث کی گئی۔

وفاق المدارس کی سند کے عالم اسلام کی دیگر جامعات سے معادلے (Eqnivivquance) کے لیے بھی طریق کار کا فیصلہ کیا گیا، ہر روز شام کو اجلاس میں طے کردہ فیصلے سے قومی پریس کو آگاہ کیا جاتا رہا۔ قومی پریس نے بھی بھرپور تعاون کا مظاہرہ کیا۔ اجلاس کے پہلے روز اتوار بتاریخ ۱۴ جون قومی اخبارات خصوصاً روزنامہ "جنگ" نے پورے صفحے پر مشتمل رنگین ایڈیشن شائع کیا۔ اور اجلاس کے اختتام پر وفاق کے ناظم اعلیٰ حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب نے ایک پریس کانفرنس کے ذریعے تمام طے شدہ امور کا اعلان کیا۔

مجلس شوریٰ کا پہلا اجلاس ۱۱ شعبان ۱۴۰۱ھ بمطابق ۱۴ جون ۱۹۸۱ء بروز اتوار صبح ۹ بجے شروع ہونا تھا۔

اجلاس کے لیے ایک ماہ پیشتر ایجنڈا جاری کر دیا گیا تھا اس کے علاوہ ناظم اعلیٰ وفاق حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب اور رکن عاملہ حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰن صاحب نے متعدد علاقوں کے دورے کیے، ناظم وفاق مولانا مفتی احمد الرحمٰن اجلاس سے ایک ہفتہ پیشتر تنظیمی امور کی نگرانی کے لیے کراچی پہنچ گئے تھے۔ مجلس شوریٰ کے باقاعدہ اجلاس سے ایک روز پیشتر مندوبین مختلف ذرائع سے کراچی پہنچنا شروع ہو گئے تھے۔

پروگرام کے مطابق بروز ہفتہ ۱۰ شعبان ۱۴۰۱ھ بعد نماز ظہر وفاق کی مجلس عاملہ کا اجلاس صدر وفاق حضرت مولانا محمد ادریس صاحب میرٹھی کی صدارت میں منعقد ہوا۔ قاری سعید الرحمٰن صاحب (راولپنڈی) کی تلاوت کلام پاک سے کارروائی کا باقاعدہ آغاز ہوا۔ بعد ازاں مولانا مفتی محمد انور شاہ صاحب ناظم وفاق نے اجلاس کی غرض وغایت اور ایجنڈے پر روشنی ڈالی۔

اجلاس میں حکومت کے حالیہ اقدام جس میں مدارس عربیہ کے فارغ التحصیل طلباء کو ایم اے کے مساوی قرار دیا ہے پر غور کیا گیا اور طے کیا گیا کہ یونی ورسٹی گرانٹس کمیشن کو ایک خط کے ذریعے مطلع کیا جائے کہ جس طرح تدریس کے لیے مدارس کی سند کو ایم اے کے برابر قرار دیا گیا ہے اسی طرح دیگر اداروں میں ملازمت کے لیے بھی اس سند کو ایم اے کے مساوی قرار دینے کے سلسلے میں بی اے کے دو مضامین پاس کرنے کی شرط نرم کی جائے اور ملازمت کے لیے انٹرویو بورڈ میں جید علماء کو بھی شامل کیا جائے اور آئندہ تقرریوں میں تدریسی شعبے میں وفاق کے فضلاء کو ترجیح دی جائے تاکہ جامعات اور کالجوں میں مدارس دینیہ کے فارغ شدہ علماء کا تناسب قائم ہو سکے۔ ملک کے جامعات کے نصاب پر غور کرنے کے لیے ایک کمیٹی تشکیل دی گئی جس میں مولانا سلیم اللہ خان صاحب، مولانا محمد رفیع صاحب عثمانی، مولانا محمد اسعد تھانوی صاحب، مولانا مفتی احمد الرحمٰن صاحب اور مولانا سمیع الحق صاحب شامل ہیں۔

یہ کمیٹی بیرون ملک دیگر جامعات سے وفاق کی سند کے معادلے کے لیے بھی کوشش کرے گی، طے کیا گیا ہے کہ مدینہ یونی ورسٹی اور سعودی عرب کی دیگر جامعات کے وائس چانسلر کو دعوت دی جائے کہ آئندہ تعلیمی سال کی ابتدا میں پاکستان تشریف لا کر وفاق المدارس کے تحت چلنے والے دینی مدارس کا معائنہ کریں۔

طے کیا گیا ہے کہ جامعہ علوم اسلامیہ کراچی اور دار العلوم کراچی میں تخصص فی الفقہ (P.hd) افتا، تفسیر، دعوت وارشاد اور حدیث کے جو درجات قائم ہیں ان میں ملک کے تمام مدارس اپنے طلباء داخلہ کے لیے بھیجیں۔

مزید طے کیا گیا کہ قاضیوں کی تربیت کے لیے یکسالہ تربیتی کورس جامعہ علوم اسلامیہ کراچی، خیر المدارس ملتان اور دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک میں قائم کیا جائے تاکہ علماء کو عہدۂ قضا سنبھالنے کے لیے جدید قانون سے واقف کرایا جائے اور ضروری عملی تربیت دی جاسکے۔

پروگرام کے مطابق مجلس شوریٰ کے اجلاس کی پہلی نشست ۱۴ جون ۱۹۸۱ء بمطابق ۱۱ شعبان ۱۴۰۱ھ بروز اتوار صبح نو بجے بصدارت حضرت مولانا محمد ادریس صاحب میرٹھی مدظلہ منعقد ہوئی۔

تلاوت کلام پاک مولانا قاری سعید الرحمٰن صاحب نے کی جس کے بعد جامعہ بنوری ٹاؤن کے طالب علم قاری عبدالمالک عباسی نے وفاق سے متعلق ایک نظم پیش کی۔ اس کے بعد اجلاس کے میزبان اور رئیس الجامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی۔ حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰن صاحب مدظلہ (رکن عاملہ وفاق) نے خطبہ استقبالیہ پڑھ کر سنایا۔ خطبہ کی نقول تمام شرکاء میں تقسیم کی گئیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ. امابعد

بزرگان محترم! و معزز ضیوف کرام! وفاق المدارس العربیہ کے اس اہم ترین اجلاس کے مندوبین کی میزبانی کا شرف جامعۃ العلوم الاسلامیہ کے خدام کو بخشا گیا ہے اس لیے میں سب سے پہلے اپنے لائق احترام بزرگان ملت کا صمیم قلب سے خیر مقدم کرتا ہوں جنھوں نے سفر کی صعوبتیں برداشت کر کے وفاق المدارس العربیہ کے اجلاس میں شرکت فرمائی۔ حق تعالیٰ شانہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے جس نے محض اپنے فضل وعنایت سے علماء و مشائخ کی ایک بلند مرتبت جماعت کی خدمت کا موقع مہیا فرمایا۔ جامعۃ العلوم الاسلامیہ کے خدام اس سعادت پر جس قدر شکر بجالائیں کم ہے۔

کلاہ گوشہ دہقان باآفتاب رسید
کہ سایہ برسرش انداخت چون تو سلطانے

بزرگان ملت! دین اسلام رہتی دنیا تک قائم و دائم رہنے کے لیے آیا ہے اور بظاہر اسباب دین اسلام کی حفاظت و بقاء کا سب سے اہم اور قوی ترین ذریعہ علوم اسلامیہ کی حفاظت اور علوم نبوت کا احیاء ہے اس لیے حق تعالیٰ شانہ نے (انانحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون) کا اعلان فرما کر جہاں قرآن کریم کی حفاظت کا وعدہ فرمایا ہے وہاں ضمناً قرآن کریم کے تمام خادم علوم کی حفاظت کا وعدہ بھی فرمایا ہے اور چونکہ علوم کی بقاء اہل علم کی بقا پر منحصر ہے اس لیے اس ارشاد ربانی میں اہل علم کی جماعت حقہ کی بقاء و حفاظت کا وعدہ بھی آتا ہے گویا علماء اُمت قرآن کریم اور اس کے خادم علوم کے محافظ نہیں بلکہ حق شانہ ان علماء حقانی کا پاسبان و نگہبان ہے جو قرآن کریم اور اس کے متعلقہ علوم کے احیاء کو مقصد حیات بنا کر اس کے لیے اپنا سب کچھ قربان کر دینے کے لیے آمادہ ہوں یہی وجہ ہے کہ جن اکابر امت نے قرآنی علوم کی خدمت کو اپنا شعار زندگی بنایا، ان کے نام صدیاں گزر جانے پر بھی آفتاب و ماہتاب سے زیادہ روشن ہیں۔ ع:

ثبت است برجریدہ عالم دوام ما

بزرگان ملت! ہم اللہ تعالیٰ کے اس انعام و احسان کا شکریہ بجالانے سے قاصر ہیں، ہم ان فقیران بوریہ نشین کے وارث ہیں جن کی حیات طیبہ! قل ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العلمین کی زندہ جاوید تفسیر تھی۔

یہ دینی مدارس جن کی نمائندگی کا شرف آج ہمیں حاصل ہے اس مدرسہ نبوت کے وارث ہیں، جسے "صفہ" کے مقدس نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ برصغیر پر جب انگریزی طاغوت کا تسلط ہوا تو ایک طرف الناس علی دین ملوکھم کے نفسیاتی اصول نے ویرانہ ہند میں اپنی

کار فرمائی شروع کر دی اور لوگ انگریزی تہذیب وتمدن اور اباحیت والحاد کو موجب فخر سمجھنے لگے دوسری طرف تعلیم جدید، عزت ووقار اور شرف واعتبار کا معیار بن گئی اور قوم کا رخ دینی علوم سے لارڈ میکالے کے نظام تعلیم کی طرف موڑ دیا گیا، تیسری طرف مسیحی مشنریوں نے اودھم مچایا اور شاطران فرنگ نے پورے کے پورے ہندوستان کو دین مسیحی کے حلقہ بگوش بنانے کے منصوبے بنائے اور تخویف اور تحریص اور طمع ولالچ کے تمام وسائل مسلمانوں کو اسلام سے برگشتہ کرنے کے لیے استعمال ہونے لگے ان پر آشوب حالات میں جب کشتی ملت منجدھار میں تھی اور خطرات کے سیاہ بادل آفاق واقطار پر محیط تھے۔ چند فقیران بے نوا نے بالہام ربانی ایک جدید اور منظم شکل میں دینی مدارس کے قیام کا فیصلہ کیا چنانچہ حضرت حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم نانوتویؒ اور ان کے رفقاء نے "مدرسہ عربی دیوبند"، "مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور" اور "مدرسہ شاہی مراد آباد" کی بنیاد رکھی رفتہ رفتہ یہ تحریک پورے ہندوستان میں پھیل گئی اور نہایت نامساعد حالات میں پورے ہندوستان میں دینی مدارس کا جال پھیلا دیا گیا۔

الحمدللہ آج دینی مدارس کا یہ الہامی نظام **اصلها ثابت وفرعها فی السماء** کا منظر پیش کر رہا ہے اور برصغیر پاک وہند میں دین اور دین داری کا جو چرچا نظر آتا ہے، یہ اسی وعدہ الٰہیہ "**انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحافظون**" کا ظہور ان فقیران خدامست کی قربانیوں کا ثمر شیریں ہے۔ **فرحمهم الله رحمةً واسعةً وجزاهم عنا وعن سائر المسلمین خیر الجزاء۔**

بزرگان ملت! آپ حضرات کو خوب معلوم ہے کہ تقسیم ہند اور قیام پاکستان کے بعد بھی مذکورہ بالا صورت حال میں کوئی خاص تغیر نہیں آیا، اُس حصہ ملک میں جو ہندوؤں کے حصہ میں آیا اہل اسلام اور دینی علوم کے لیے ابتلاء کا نیا دور آیا لیکن اللہ تعالیٰ کی نصرت ومدد شامل رہی اس لیے علماء اُمت کے پائے ثبات میں کوئی لغزش نہیں آئی بلکہ انھوں نے جوش اور نئے ولولہ سے دینی علوم کی خدمت کے لیے اپنے آپ کو وقف کر دیا، الحمدللہ آج وہاں اسلام نہ صرف زندہ ہے بلکہ احیائے اسلام اور تحفظ علوم دینیہ میں ہندوستانی مسلمانوں کا قدم کسی بھی اسلامی ملک سے پیچھے نہیں ہے۔

ہمارے اس ملک میں دینی علوم کے لیے ابتلاء سے بھی زیادہ شدید تھا، جدید تعلیم نے دل ودماغ کو اس قدر مسحور کر دیا تھا کہ دینی علوم کو رجعت پسندی کا نشان سمجھا جانے لگا اور اہل علم اور اہل دین کو نظر استحقار سے دیکھا جانے لگا۔ دینی مدارس کے فضلا پر نہ صرف معیشت کے دروازے بند تھے بلکہ معاشرہ میں ان کو ایک اچھوت اور گھٹیا درجے کی مخلوق تصور کیا تھا لیکن جن اکابر نے **قل ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی لله رب العلمین** کا عہد کیا تھا، وہ شکستہ خاطر نہیں ہوئے بلکہ انھوں نے ابنائے وطن اور اپنی قوم کے تمام تر طعن وتشنیع کا خندہ پیشانی سے استقبال کرتے ہوئے دینی علوم کے احیاء کا فریضہ سنبھالا، الحمدللہ آج دینی علوم کا یہ چمنستان سدابہار ہے۔

بزرگان ملت! پاکستان میں دینی علوم اور دینی مدارس کے لیے جو خطرہ سب سے زیادہ سنگین تھا، وہ یہ تھا کہ برسر اقتدار طبقہ دینی مدارس کو اپنی تحویل میں لے کر ان کا رخ دینی علوم سے عصری علوم کی طرف موڑنا چاہتا تھا تاکہ یہ دینی مدارس اپنے مقصد وموضوع کے اعتبار سے ناکارہ اور اپاہج ہو جائیں اور اس طرح دینی علوم کی ان چٹانوں کو بھی تعلیم جدید کے سیلاب میں ڈبو دیا جائے۔ ان خطرات سے حفاظت اس کے بغیر ممکن نہیں تھی کہ دینی مدارس کو ایک اجتماعی قوت میں تبدیل کر دیا جائے، چنانچہ ۱۳۷۸ھ میں "وفاق المدارس العربیہ" کا ادارہ وجود میں آیا جس کی تفصیلات آپ حضرت اقدس مفتی محمود رحمہ اللہ کے مضمون میں ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔

بزرگان ملت! آپ "وفاق المدارس العربیہ" کی دعوت پر دینی مدارس کے مسائل ومشکلات اور ان کی ضرورت وتقاضوں پر غور کرنے کے لیے تشریف لائے ہیں، زمانہ کی نظریں آپ کے تعاقب میں ہیں اور وہ یہ دیکھنا چاہتا ہے کہ آپ اپنے بزرگان سلف کے نقش قدم پر

چلتے ہوئے کیا فیصلے فرماتے ہیں اس ضمن میں چند مختصر گزارشات پیش کرنے کی اجازت چاہوں گا:

(۱) وفاق المدارس العربیہ کی تنظیم کو زیادہ سے زیادہ مضبوط، مستحکم اور موثر بنانا وقت کا اہم ترین تقاضا ہے، اہل حق کا کوئی مدرسہ اس تنظیم سے الگ نہیں رہنا چاہیے کیونکہ "یداللہ علی الجماعۃ" فرمان نبوی ہے۔ چنانچہ ہمارے حضرت شیخ البنوری رحمہ اللہ "وفاق" کی ضرورت اور اس نظام کے استحکام کو نہایت ہی شدت کے ساتھ محسوس فرماتے تھے جو کہ حضرت رحمہ اللہ کی تحریرات میں ملاحظہ کیا جاسکتا ہے۔ حضرت کی تحریرات پر مشتمل ایک کتابچہ وفاق کے موجودہ اجلاس کے موقع پر شائع کردیا گیا ہے۔

(۲) جیسا کہ اوپر کے اشارات میں عرض کیا گیا ہے جب تک ہم اخلاص و دیانت اور مسلک اہل حق سے مکمل وابستگی کے ساتھ اپنے کام میں مشغول رہیں گے حمایت خداوندی ہماری پاسبان و نگہبان رہے گی۔ دینی مدارس کو کسی بیرونی خطرے سے ہرگز نہیں گھبرانا چاہیے، البتہ جو چیز ہمارے لیے موجب خطرہ ہے، وہ یہ ہے کہ خدانخواستہ ہمارے اخلاص وللّٰہیت میں فرق، یا ہمارے پائے استقامت میں لغزش آجائے تو ہم حق تعالیٰ کی حفاظت و نگہبانی سے محروم ہوجائیں گے۔ **نعوذ باللہ من ذالک**

(۳) دینی مدارس کسی طبقہ کے حریف نہیں بلکہ اہل اسلام کے لیے منبع خیر و برکت اور ان کے لیے مرشد و مربی ہیں، ان کی حیثیت اسی وقت تک رہ سکتی ہے جب کہ وہ ہر قسم کے سود وزیاں سے قطع نظر کرتے ہوئے دینی علوم کا تحفظ کریں۔ ان کو نہ دنیا کی کوئی ناپائیدار منفعت ان کے راستہ سے ہٹانے میں کامیاب ہو، نہ تخویف و تہدید کی کوئی طاقت۔

(۴) جہاں دینی مدارس میں باہمی یگانگت اور ربط و ضبط ضروری ہے وہاں یہ بھی ضروری ہے کہ دینی مدارس کو ایک مضبوط و مربوط نظام کے تحت چلایا جائے۔ مدارس میں اگر تعلیمی، انتظامی یا تربیتی خامیاں پائی جاتی ہوں تو ان کی اصلاح کی جائے اور اس کے لیے مخلصانہ مشورے دیئے جائیں۔

(۵) تعلیم کے علاوہ دعوت و تبلیغ، امت اسلامیہ کی راہنمائی، زائغین و منحرفین کی اصلاح اور جدید فتنوں کا مقابلہ بھی علماء امت کی عظیم تر دینی ذمہ داری ہے، الحمدللہ! دینی خدمات کا کوئی شعبہ ایسا نہیں جسے اہل حق نے مضبوطی کے ساتھ نہ سنبھال رکھا ہو، ان تمام امور پر مسلسل غور وفکر کرتے ہوئے باہمی مشوروں سے ایک دوسرے سے تعاون کرنا بہت ضروری ہے تاکہ دینی مساعی کے دائرہ کو زیادہ سے زیادہ وسیع اور موثر بنایا جاسکے اور خدا تعالیٰ کی بارگاہ میں دنیا و آخرت کی مسئولیت سے عہدہ برآ ہوسکیں۔

یہ چند گزارشات جو "حکمت بلقمان آموختن" کا مصداق ہیں، پیش کرتے ہوئے آخر میں ایک بار پھر اپنے عالی قدر اور عظیم المرتبت مہمانوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور ان کی تشریف ارزانی پر کلمات تشکر بجالاتا ہوں۔

والحمدللہ أولاً و آخراً

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ

(حضرت مولانا مفتی) **احمد الرحمن** رحمۃ اللہ علیہ

رئیس جامعۃ العلوم الاسلامیہ